

از قلم اسماء طیب فرقت

NOVEL BANK

کامل سے ستارہ

کامل سے ستارہ

(جب بچپن رول دیے جائیں)

از قلم اسماء طیب فرقت

ناول بینک ویب پر شائع ہونے والے تمام ناولز کے جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہے۔ خلاف ورزی کرنے والے کے خلاف قانونی چارہ جوئی کی جا سکتی ہے۔ اگر آپ اپنی تحریر ناول بینک پر شائع کروانا چاہتے ہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں سینڈ کر دیں۔ آپ کی تحریر ناول بینک ویب پر شائع کر دی جائے گی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

E-mail : pdfnovelbank@gmail.com

WhatsApp : 92 306 1756508

ناول بینک انتظامیہ

Visit For More Novels : www.urdu-novelbank.com

Page 1

E-mail pdfnovelbank@gmail.com WhatsApp [03061756508](https://www.whatsapp.com/channel/0029va333333333333333333)

جی ماما آپ فکر نہ کریں میں آ جاؤں گا۔ فارہ کامل کو اسکول چھوڑ کر گھر آ چکی تھی

جہاں ابراہیم صاحب آفس جانے کے لیے تیار ہو رہے تھے۔ ریل اور زل بھی کالج کے لیے روانہ ہو چکی تھی۔

ابراہیم صاحب کے تین بچے رمل، زل اور کامل۔ کامل اکلوتا بیٹا اور بھائی ہونے کی وجہ سے سب کا چہیتا اور پیارا تھا۔ ایک متوسط گھرانے سے تعلق رکھنے والے ابراہیم صاحب اپنے بیوی بچوں کے ہمراہ خوبصورت زندگی گزار رہے تھے۔

چُھٹی ہوتے ہی کامل نے حامد اور وہاب کو کہا میں بھی آپکے ساتھ جاؤں گا تو

جواب میں یہ سننے کو ملا کہ ہم تو اپنے بابا کے ساتھ جارہے ہیں بانگ پے

کامل تم کسی اور کے ساتھ چلے جاؤ بانگ پے جگہ نہیں بنے گی۔

منہ لٹکاتا ہوا کامل "اچھا ٹھیک ہے میں چلا جاؤں گا بائے" حامد اور وہاب کے جانے کے بعد وہ اسکول سے نکل گیا گھر کچھ فاصلے پے ہی تھا۔ اسے راستہ معلوم

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

تھا لیکن وہ کبھی اکیلا نہیں گیا تھا۔

آئے ہائے چننبیلی دیکھ تو بیچارا کیسے گرمی سے نڈھال ہو رہا ہے۔ چننبیلی نے لالی کی

ہاں میں ہاں ملائی۔ اور وہ دونوں کامل کے قریب پہنچ گئی۔

لالی : بیٹا اکیلے جا رہے ہو آپ کوئی آپکو لینے نہیں آتا؟

کے رنگ اسکی زندگی سیاہ کر دینے والے ہیں۔ "چپ کر جاؤ پیارے بچے آج سے تم یہاں ہی رہو گے۔ یہاں بہت مزہ آتا ہے نہ پڑھنا نہ لکھنا صرف کھیل کود اور ناچ گانا" اکمل کے سر پے ہاتھ پھیرتی رانی بیدہ مسکرا رہی تھی۔

جا چاندنی اسے برگر لا کر دے اسے بھوک لگی ہوگی۔

نہیں مجھے بھوک نہیں لگی مجھے میرے گھر جانے دیں۔ میرے گھر والے مجھے
دھونڈتے ہوں گے۔

visit for more novels:

رانی بیدہ مسکرا کر بولی: آج سے یہ تمہارا گھر ہے اور ہم سب تمہارے گھر والے
- اتنے میں چاندنی برگر کی پلیٹ لیے سامنے کھڑی تھی۔

آج سے تمہارا نام ہے ستارہ -----

فاریہ میں نے پولیس میں رپورٹ کروادی ہے جلال صاحب نے مجھے اطمینان دلایا ہے کہ کامل جلد مل جائے گا یہ کہہ کر گھر سے چلے گئے اور اب انہیں گئے چار گھنٹے ہو چکی تھی۔ رمل اور زمل جائے نماز پچھائے اپنے لاڈلے بھائی کی واپسی کی دعائیں مانگ رہیں تھی۔ اللہ جی کامل کو ہم سب سے ملا دے۔

میری غلطی ہے آپا میں اسے لینے نہیں گئی اسکول سے

فاریہ اپنی بہن ہادیہ کو فون پے اطلاع دے رہی تھی۔ فاریہ پریشان نہ ہو سب رات تک مل جائے گا ہم تمہاری طرف ہی آرہے دعائیں کر رہے ہیں وہ انشاء اللہ ہیں۔

لالی ستارہ کو اسکی سہیلیوں کے پاس چھوڑ دو اور ان سب کا دھیان رکھنا۔ تم سمجھ رہی ہونا؟

جی جی باجی آپ بے فکر ہو کر جائیں میں دھیان رکھوں گی۔ رانی بیدہ اور اسکے سہبی چیلے فنکشن پے جا چکے تھے۔

اٹھو ستارہ تمہیں تمہاری سہیلیوں سے ملوا دوں۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

میں کامل ہوں "وہ رونے لگا تھا"

"!میں کامل ابراہیم ہوں آپ کوگ کیوں نہیں سمجھتے"

دیکھو بچے اگر تو تم ستارہ رہے تو سبکی آنکھوں کا تارہ بنے رہو گے اور اگر کامل بنو

گے تو بچ نہیں پاؤ گے یہی یہاں کا دستور ہے تم ابھی بہت چھوٹے ہو اس لیے

میں خاموش ہوں ورنہ میں تمہارا برا حال کر دیتی۔ دانت پیچتی لالی نے اسے دونوں
کاندھوں سے پکڑ کر جھجھوڑا تھا۔ اب بتاؤ تم کون ہو؟

"ڈرے سہمے کامل نے لب واکیے" سستارہ

ہاں، شاباش میری چندہ چل آجا۔

معصوم بچہ یہ نہیں جانتا تھا کہ آج کا دن اسکے نصیب میں انقلاب برپا کر گیا تھا
! رات نے چوکھٹ پے دستک دی تھی بھوکا پیاسا اور غمزادہ کامل ابراہیم

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

آج ماما پاس نہیں تھی اور بابا کو آج یاد ہی نہ تھا کامل کا چاکلیٹ وہ تو اسے ہی
دھونڈھتے پھر رہے تھے اپنی بہنوں دیدی، آپسی کو آج تنگ نہیں کر پا رہا تھا۔

کمرے میں داخل ہوا تو تین اور بچے وہاں موجود تھے

کامل سے ستارہ

بھی نہ ہو۔۔۔۔۔

آپا کامل نہیں آ رہا میں کیا کروں ؟

کہاں سے لاؤں اپنے بیٹے کو ؟ وہ بھوکا ہو گا۔ رات کیسے گزارے گا ؟

فاریہ ----- فاریہ ----- آنکھیں کھولو فاریہ

فاریہ روتے روتے ہادیہ آپا کے بازوؤں کے ہالے سے نکل کر زمین پر جاگری تھی

visit for more novels
www.urdu-novelbank.com

- والدین ایسے ہی ہوتے ہیں اولاد پاس ہو تو مضبوط اور اولاد پاس نہ ہو تو ضعیف

کچھ اسی طرح تھا ان والدین کے ساتھ بھی رات کے دو بج رہے تھے ڈاکٹر نے

فاریہ کو انجیکشن دیا تاکہ وہ پر سکون نیند سو جائے اور کچھ دیر میں وہ گہری نیند سو

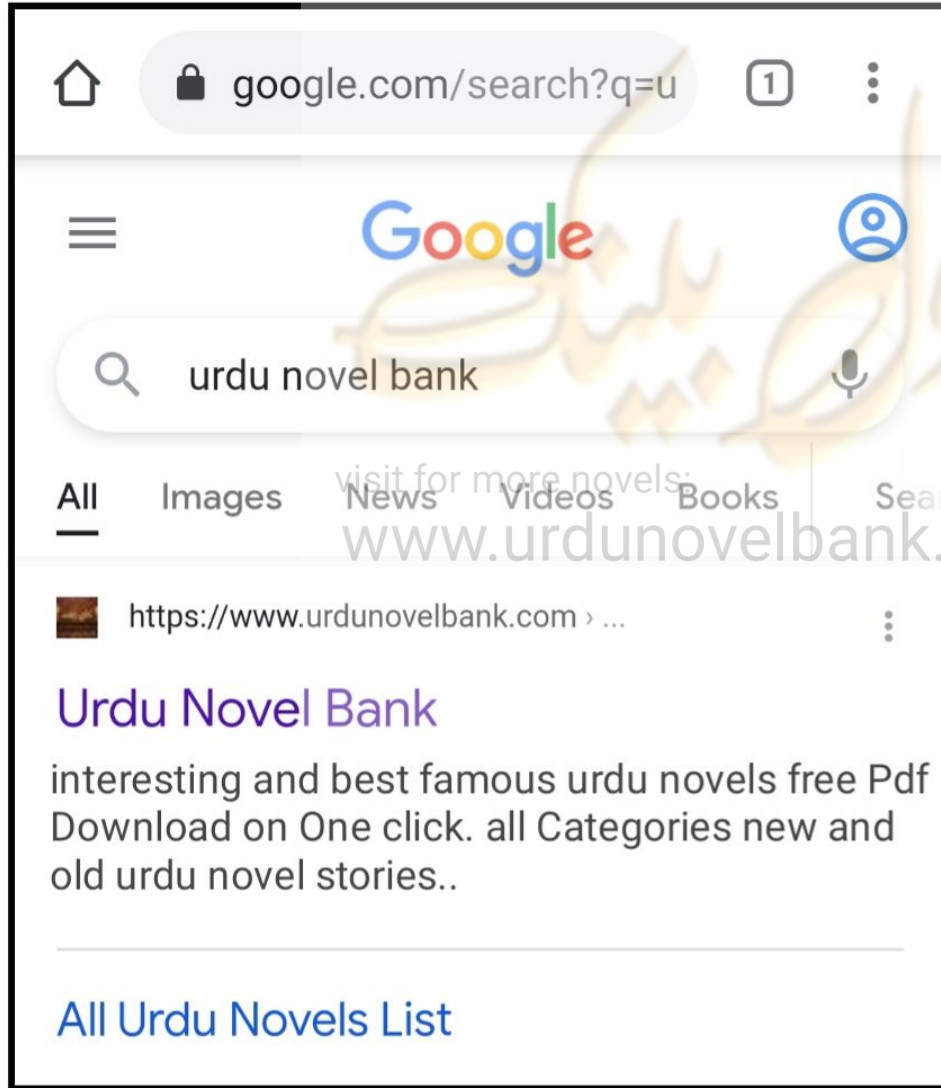
چکی تھی -

آپ دونوں سو جاؤ صبح تک اسے تمہارے بابا اور ماموں لے آئیں گے۔

www.urduovelbank.com

اردو ناول اور سٹوریز کی سب سے بڑی ویب سائٹ

www.urduovelbank.com



Urdu Novel Bank
website

جہاں ملے آپ کو نئے
اور اچھے معیاری ناول
تمام کیٹگری میں ---

گوگل پر ٹائپ کریں

Urdu Novel Bank

اور ویب سائٹ سے
ڈاؤنلوڈ کریں ہزاروں
مکمل ناول مفت میں

وہ روتے روتے سوچکا تھا۔

معصوم آنکھوں میں معصوم خواب روشن ہو گئے تھے۔

وہ اپنے گھر میں اپنی ماما کے پاس لیٹا کہانی سن رہا تھا۔ پر خواب خواب ہوتے ہیں حقیقت نہیں۔ لمحے بھر میں خواب ٹوٹ چکا تھا اور اب وہ گھبرا کر جاگ چکا تھا۔ اپنے ارد گرد دیکھا تو وہ تینوں بھی اپنے اپنے میٹرس پے سو رہے تھے۔

کامل اٹھا اور کمرے کا دروازہ دھکیل کر باہر نکلا جہاں خاموشی تھی ہر طرف۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا وہ اب آنگن میں آچکا تھا جہاں وہ اکیلا ہونے کی وجہ سے خوف زدہ ہو رہا تھا۔

اسکی آنکھوں میں وہ منظر آٹھرا تھا "کامل ماما کی جان آپکو کبھی بھی کسی سے نہیں، ڈرنا آپ بہادر ہو

ججی رانی بیدہ -

ایسے بے خبر سو رہے ہیں آپ کو یہاں پہرے کے لیے رکھا ہے اور آپ سوتے رہتے ہیں پہرہ آپکے فرشتے دیں گے۔

معافی حضور میں خیال رکھوں گا اب سے ۔

بیلہ رانی اپنی مورتوں کے ساتھ اندر جا چکی تھی اور دوسری طرف کامل جو دم سادھے میز کے نیچے چھپا بیٹھا یہ منظر دیکھ رہا تھا۔ حلال جان واپس جمائی لے کر سوچکا تھا لیکن دروازے پے لگے لاک کی چابی تو بیلہ رانی کے پاس تھی اور دیواریں اتنی اونچی کہ وہ پھیلائی نہ جاسکے۔ وہ ناامید ہو کر واپس آتگن سے کمرے میں جا چکا تھا جہاں وہ سب پہلے کی طرح آرام سے سو رہے تھے۔ کامل نے سامنے چھوٹی سی میز پے پڑے جگ سے پانی پیا اور لیٹ گیا۔

کامل سے ستارہ

تمہکے ماندے ابراہیم صاحب خالی ہاتھ گھر لوٹے تھے۔

کامل کا کہیں پتہ نہ چل سکا تھا۔

با وضو ہو کر نمازِ تہجد ادا کی تاکہ اللہ رب العزت انکی دعا سن لے۔ روتا گڑ گڑاتا باپ
سجدہ ریز ہو گیا۔

www.urduovelbank.com

ارے اوئے باری

"اوتے باری کیتھے مر گیا ہے تو"

توبلی کا ماحول بہت صاف ستھرا تھا لڑائی جھگڑے کے معاملہ میں، یہاں کوئی کسی سے نہ لڑتا۔

سب ہی ایک دوسرے کی عزت کرتے۔ شہرِ لاہور میں ایک عمر گزار دی تھی پھر بھی اللہ رکھا صاحب اپنے مزاج میں دیہات کی جھلک رکھتے تھے۔ آج بھی ہر صبح کی طرح حویلی کے دالان میں منجھے پے براجمان یہ صاحب اپنے پندرہ سال پرانے نوکر کو ہی پکار رہے تھے۔ جبکہ گھر میں بہت سے نوکر موجود تھے۔

تیا جی باری کی اماں فوت ہوگئی ہیں تو وہ پہلی گاڑی سے اپنے گھر چلا گیا ہے۔

ہاہاہاہاتایا جی میں لے آتا ہوں اتنے ملازم ہیں کسی ایک کو کہہ دیا ہوتا آپ نے

- اسد اللہ اٹھا اور حقہ لینے چلا گیا۔۔۔۔۔ چوہدری اللہ رکھا اور انکے بھائی فضل اللہ یہ

دونوں بھائی اور انکے کنبے آباد تھے جہاں ڈھیرا سارا پیار اور عزت یہاں کی ریت تھی

اللہ رکھا صاحب کے دو بیٹے فائق ، ثقلین اور ایک بیٹی کنزالایمان تھی جبکہ فضل اللہ

یہ لیں بتایا جی آپکا گرما گرم حُقّہ حاضر ہے ۔

واہ جی واہ----- خیر ہو میرے پتر دی-----

بس پتراب کے تیرا پُرا بھائی (انگلینڈ سے آجائے تو ہم اسکی اور تیری شادی کر دیں گے -

اسد اللہ نے مسکراتے ہوئے اپنا چائے کا گم میز پر رکھا تھا تا یا جی پھر تو یہ ظلم ہونا ناہم پر۔

ظلم کیسا بھلا؟

تایا جی یہ لڑکیاں بہت ظالم ہوتی ہیں - بچارے لڑکے انکے نخرے اٹھاتے

visit for more novels:

اٹھاتے بوڑھے ہو جاتے ہیں۔

ہا ہا ہا ہا _____ اوتے فی اسد بچے وہ تو بہت پیاری ہوتی ہیں۔ اسد نے یہ سن

کمرقمق لگایا، تایا جان مجھے اجازت دیں یونیورسٹی کے لیے دیر ہو رہی ہے۔ اللہ رکھا
صاحب نے اسد کے سر پے ہاتھ رکھتے ہوئے کہا : جا پتر رب رکھا تیرا۔

السلام علیکم چھوٹے مالک

وعلیکم السلام شرف و چچا۔ کیسے ہیں آپ؟

مالک اللہ کا کرم ہے۔ گاڑی ہوا کے دوش پے گامزن تھی اپنی منزل کی جانب۔

کچھ ہی دیر میں وہ یونیورسٹی کے باہر روکی۔ چچا آپ مت آئیے گا دوپہر کو زوار میری کار لے آئے گا تو میں آ جاؤں گا۔

جی بہتر۔۔۔۔۔ شرفو جا چکا تھا۔

سارہ وہ دیکھ! حناء کے کہنے پے سارہ سامنے کی جانب متوجہ ہوئی تھی۔

از قلم اسماء طیب فرقت

کچھ لوگ کتنے حسین ہوتے ہیں نا ہمارے من بہاتے ہیں پھر بھی دسترس میں نہیں ہوتے ، سارہ نے گہری نظر ڈالتے ہوئے کہا تھا ۔

حناء: ایسا بھی نہیں ہے اگر انسان کسی کو پانے کی ٹھان لے تو وہ پا کر رہتا ہے۔

سارہ نے جلتے ہوئے دل سے کہا : ہمارے اسٹیٹس کا فرق ہے وہ بھی بہت بہت زیادہ ۔

حناء: نہیں پگلی تم اگر اچھے نمبرز کی بنیاد پے اسکرشپ لے کر اتنی بڑی یونیورسٹی

visit for more novels:

میں پڑھ سکتی ہو تو تم یہ بھی کر سکتی ہو۔

محبت اور تعلیم میں فرق ہوتا ہے حناء -

آج پھر وہ بغیر ادھر ادھر دیکھے پاس سے گزر گیا اور سارہ آج پھر اسے دیکھ کر مسکرا دی۔ محبوب کو جب جب بھی دیکھو وہ پیارا لگتا ہے یہی مسئلہ سارہ کے ساتھ تھا۔ وہ اسد اللہ کو جب جب دیکھتی اسے تب تب وہ پیارا لگتا۔

ستارہ اٹھ گئی میری بچی رانی بیہ نے کامل کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا تھا - جاؤ لالی ستارہ کا ناشتہ لے آؤ اس بھوک لگی ہوگی کل سے کچھ نہیں کھایا اس نے۔

جی باجی لالی ہاں میں سر ہلاتی جا چکی تھی۔

کامل کے سامنے اب ناشتہ آچکا تھا بچہ تھا آخر کب تک نہ کھاتا کامل نے تھوڑا سا ناشتہ آنسو کے ساتھ کھایا اور پھر وہ ٹرے خود سے دور کر دی۔

آ جاؤ ستارہ اب میں تمہیں تیار کرتی ہوں وہ کامل کا بازو پکڑے اسے میک اپ روم کی طرف لے جا رہی تھی اور وہ بے بس بچہ اسکے پیچھے پیچھے کھپتا چلا جا رہا تھا۔ میک

اپ روم بہت ہی سجا ہوا تھا بہت ہی روشن تھا چاندنی کے ہاتھ میں ایک

خوبصورت سی فراک تھی فراک اسکے ماپ کی تھی فراک کامل کی جانب بڑھائی گئی تھی ، ستارہ پہن کہ آؤ جلدی سے شاباش ۔

نہیں۔

ستارہ کتنی پیاری لگ رہی ہو آؤ میں خود تمہارا میک اپ کروں رانی بیدہ نے اسے لپ اسٹک لگاتے ہوئے کہا "دیکھو ستارہ تم کوئی عام انسان نہیں ہو تم اب سے ایک حسین مورت ہو" رانی بیدہ کچے زہن پے اپنی پکی مہریں لگانے لگی تھی۔ سبھی بچوں کو تیار کیا گیا تھا

یہاں روز ہی تیار ہوا جاتا تھا رنگین دنیا کے یہ رنگ ننھے دلوں کو شکن کر رہے تھے انکی ذات کی تزیل تھی یہ جو وجود انھیں رب نے عطاء کیا تھا اسکی نفی کا پاٹ پڑھایا جا رہا تھا اس رب کریم نے تو انھیں مزرع پیدا کیا تو پھر اب مؤنث کیوں پھر مؤنث سے محنّس کیوں۔

(فرقت)

تیار ہونے کے بعد دو گھنٹے کی ڈانس کلاس نے اسے بری طرح تھکا دیا تھا۔ آنگن کے ایک کونے میں بیٹھی ستارہ اب روتے روتے سو چکی تھی اور وہاں غم سے نڈھال اسکے گھر والے در بدر اسے ڈھونڈھ رہے تھے۔ اپنوں کی جدائی کی بہت بڑی

چاندنی ستارہ کہاں ہے؟ ابھی تو یہاں ہی تھی؟

!رانی بیدہ وہ آتگن میں سو گئی ہے بہت رو رہی تھی! مجھے تو ترس آ رہا ہے اس پر
ہائے اللہ بیجاری!۔

یہ مت بھول چاندنی جب ہماری عمر ڈھلنے لگے گی اور ہمارا جلوہ ایسا نہیں رہے"

گا جیسا اب ہے تو یہ بچے تب کی کمائی ہوں گے ہماری ! انکو پالنا اپنا مستقبل مضبوط کرنا ہے ہماری کونسی اولادیں ہوتی ہیں یہی ہماری اولاد ہیں۔ یہ ہمارے لیے کمائیں گی "رانی بیہ کو چاندنی کا یوں ترس کھانا نہ بھایا تھا۔

* * * * *

گزرتے دنوں نے بس آس کا پیرھن اوڑھ رکھا تھا کہ کامل مل جائے گا لیکن ایک ہفتہ گزر چکا تھا کوئی خبر نہ ملی فاریہ کی زہنی حالت کافی ابتر ہو گئی تھی ۔

اما وہ جلد مل جائے گا بابا، جلال انکل اور ماموں سب ہی اسے ڈھونڈ رہے ہیں ۔

رمل وہ مجھے نہیں دکھتا کہیں پہ بھی نہیں ! اب تو روز تہجد میں اسے مانگتی ہوں

visit for more novels:
www.urdu-novel.com

اللہ جی میرا کامل دے دے مجھے ۔"

فاریہ اب پھوٹ پھوٹ کے رونے لگی تھی ۔

ماما وہ ہمیں ضرور ملے گا شاید رب تعالیٰ ہماری آزمائش لے رہا ہے جیسے حضرت یعقوبؑ کو یوسفؑ کی طرف سے دی تھی، زمل ماما کے لیے کھانا لے آؤ۔ رمل ماں

کو تسلی دیتی رہتی سب کا دھیان رکھتی جبکہ وہ خود بھی اپنے لاڈلے کے بغیر رنجیدہ تھی۔ دونوں بہنیں چھپ چھپ کے روتیں اور والدین کی ڈھارس بندھاتیں۔

السلام علیکم _____ ابراہیم صاحب کمرے میں سلام کرتے ہوئے داخل ہوئے تو زمل اور رمل نے فوراً سے سلام کا جواب دیا تھا _____ وعلیکم سلام بابا

بابا آپ بھی کھانا کھالیں

زمل بکتنا تھک گئے ہیں آپ بابا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

ابراہیم صاحب : اولاد کا غم ضعیف اور لاغر کر دیتا ہے۔

ڈی ایس پی صاحب نے شہر کے تمام ہسپتالز کی بھی چھان بین کروالی ہے، کوئی پتہ نہیں ایک ہفتہ ہو گیا ہے۔ آپ دونوں بھی کالج نہیں جا رہیں، خرچ ہو رہا پڑھائی کا۔

ابراہیم صاحب اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کمرے سے باہر نکل گئے۔

چاندنی پیاری سی مہندی لگاؤ ستارہ اور گلاب کو آج رات انکے لیے ایک فنگشن رکھا ہے انکی رسم ہے۔ رانی بیدہ نے چاندنی کو تاکید کی اس فنگشن کے لیے جس میں خواجہ سرا کی جماعت میں نئے آنے والوں کو دلہن کی طرح سجا کر رسم کی جاتی تھی

کامل نے جب رانی بیدہ کی بات سنی تو وہ علی کی طرف دیکھنے لگا تھا، علی نے بھی منہ بسورتے ہوئے بے بسی ظاہر کی۔

چاندنی نے کامل کے ہاتھوں پر مہندی لگا کر ان ہاتھوں کو ستارہ کے ہاتھ بنا دیے تھے۔ زہن کے بالا خانوں پے آہستہ آہستہ لڑکی ہونے کی چھاپ چھوڑی جا رہی تھی۔

معصوم دلوں کو ان نئے رنگوں میں رنگا جا رہا تھا۔

visit for more novels:
www.universitybankofscience.com

چٹان پے مسلسل گرتا پانی اس میں سوراخ کر سکتا ہے تو یہ تو بچے ہیں ۔

کوئی گیارہ، کوئی تیرہ اور کوئی پندرہ! کچی عمروں میں یہ سفاک عمل ایک انسان اور اسکی ذات کو کچل دیتا ہے۔ وہ آہستہ آہستہ ان سب رنگوں میں رنگتا جاتا ہے

ستارہ کو مہندی لگتے ہی اب گلاب کی باری آچکی تھی۔

بہہم بہت خوب "_____ سن ری بانو کلیم اللہ سے کہنا ایسے ہی میرے

"مطابق کام کرتا رہا تو رانی بیدہ تجھے بھی خوش کرتی رہی گی ان سرخ سبز پتیوں سے

کامل سے ستارہ **NOVEL BANK** از قلم اسماء طیب فرقت

جی بیلہ باجی کہتی ہوں اور یہ پیسے بھی دے آتی ہوں۔ پھرتی سے سیڑھیاں اترتی بانو
جا چکی تھی مہندی کا تیز رنگ آچکا تو ستارہ نے ہاتھ دھوئے تھے۔ آنکھوں میں آنسو
ٹمٹما رہے تھے جو رخسار پرے امنڈ آئے۔

ماما بابا آپ مجھے یہاں سے لے جائیں مجھے سمجھ نہیں آرہی میں کون ہوں کامل
! ابراہیم یا ستارہ

پھوٹ پھوٹ کر روتی ستارہ کے کاندھے پر ہاتھ رکھا گیا، ہاتھ رکھنے والی کوئی اور

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

نہیں رانی بیلہ تھی

ستارہ میری بچی کیا ہوا تجھے؟ آ جا میرے پاس آ

رانی بیلہ نے اسے پیار کرتے ہوئے کہا تھا۔ ستارہ ہم نے تیرے ماما بابا کو کہا ہے

کامل کو لے جائیں پر وہ کہتے ہیں ہمیں نہیں چاہیے آپ اسے وہاں ہی رکھو ستارہ

بنا کر۔ کامل نے رانی بیدہ کے ہاتھ جھٹک دیئے "آپ جھوٹ بولتی

"ہو_____ جھوٹی ہو

رانی بیدہ نے قریب آتے ہوئے شدید قہر آمیز لہجے میں کہا تھا "سن ستارہ تیری زندگی

ایسی ہی گزرے گی اب چاہے رو کر کاٹ یا ہنس کر یہ تیری مرضی ہے ، مجھے

تیرے چہرے پر مسکراہٹ چاہیے چاہے وہ جھوٹی ہی ہو۔ مجھ مجبور نہ کر اتنا کہ

میں تجھے اپنے ہاتھوں سے مار دوں "غصے میں ان فن کرتی وہ جا چکی تھی ۔ ستارہ

visit for more novels:

www.urduovelbank.com

بنا آواز کے رونے لگی تھی ۔

میں ستارہ ہوں ۔

ہاں میں ستارہ ہوں یہ لوگ مجھے مار دیں گے ۔ مجھے اپنے ماما بابا اور بہنوں سے ملنا

ہے اس کے لیے میں صبر کرونگا۔

!مبی میز پے سچے طعام اور اس پے محبتوں کے پھرے

اندر سے حویلی کی شان بنائے ہوئے تھے۔

مزدلفہ نے کباب پلیٹ میں نکالتے ہوئے تائی جان آپکے ہاتھوں کے کباب مجھے

دور سے ہی بلانے لگتے ہیں۔ آ جا مزدلفہ ہمیں کھا لے۔

ہا ہا ہا میری بچی یہ تمہارے لیے ہی ہیں - یہ لو میری بچی یہ پوری پلیٹ تمہاری ہی ہے -

کامل سے ستارہ

جی اسد آج بات ہی ایسی سنی کہ دل بہت رنجیدہ ہو گیا ہے۔ میرے آفس میں جو

ابراہیم صاحب ہیں نا

visit for more novels:

www.urduovelbank.com

اوہو یہ واقعی بہت صدمے کی بات ہے بابا۔

ناجانے کون لے گیا یا کھو گیا۔

آپکو انکے گھر جانا چاہیے وہ لوگ نہایت کرب میں ہوں گے ۔

جی اسد بیٹا ایسا کرتے ہیں کل صبح ہم دونوں چلتے ہیں ابراہیم صاحب کے پاس -
زبیدہ بیگم نے قریب آکر کہا : اب آپ دونوں بھی آکر کھانا کھا لیجیئے بھائی صاحب
بھی آچکے ہیں -

کھانے سے فراغت کے بعد کنز الایمان ، مزدلفہ اور عبیرہ باتوں میں مشغول ہو گئیں
visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com
کمرے میں اک شور سا برپا تھا - نئے کپڑے اور جوتے بس یہی موضوع تھا آج کا -
دروازے پے دستک ہوئی تو وہ تینوں چونک گئیں -

اللہ اللہ چڑیلو مجھ غریب کا کمرہ ہی ملا تھا اپنا چڑیا گھر تعمیر کرنے کے لیے چلو نکلو
سب کی سب یہاں سے - کنز الایمان فوراً سے بولی سوری فائق بھائی میں نے ہی

مشورہ دیا تھا کہ آپ کے روم میں چلتے ہیں آپ خود تو خاموش رہتے ہیں ہم ہی آپ کے کمرے کو اپنے ہونے کا احساس دلائیں در و دیوار خوش ہو جائیں گے۔

کنزالایمان اب میں آپ سے صرف یہی کہوں گا سب اپنے روم میں جائیں۔

منہ بسورتی کنزالایمان بولی آجائیں ہم باغیچے میں چلتے ہیں ابھی ہماری بہت سی باتیں رہتی ہیں۔ عبیرہ نے بیڈ سے اٹھتے ہی بیڈ کور درست کیا جبکہ وہ دونوں اٹھیں اور کمرے سے باہر نکل گئیں۔ فائق مسکراہٹ بکھیرے دیکھتا رہا تھا۔ آخر میں گزرتی

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

عبیرہ سے مخاطب ہوا: عبیرہ۔

عبیرہ اپنا ڈوپٹہ درست کرتے ہوئے بولی: جی کیسے۔

میرے لیے چائے بنا دو "اثبات میں سر ہلاتی عبیرہ اب کچن کی طرف جانے لگی"

تو فائق نے آگے بڑھ کر اسکا ہاتھ تھاما تھا۔

عبیرہ میں نادم ہوں اپنی سابقہ خطا پر مجھے معاف کر دو پلیز_____ پلیز

فائق میں سب کچھ فراموش کر چکی ہوں حتیٰ کہ اپنے کہے ہوئے الفاظوں کو

بھی۔۔۔۔۔۔ اس لیے معذرت کی حاجت نہیں رہی سپاٹ انداز میں کہتی باورچی

خانے کی جانب جا چکی تھی۔ فائق ماضی کے ایک دریچے کو کھولے ان تمام مناظر

کو دیکھ رہا تھا۔ جہاں تین سال پہلے لائبریری سے واپسی پر آنکھوں میں سجاتی

خواب، ہنستی مسکراتی عبیرہ اسکی آنکھوں میں جھانک کر کہہ رہی تھی۔ فائق گھر

میں سب ہماری شادی کا کہہ رہے ہیں۔ - visit for more novels:
www.urduovelbank.com

فائق نے روکھے سے انداز میں کہا "تو کیا ہوا"؟

فائق آپ خوش نہیں ہیں، آپ نہیں چاہتے ہماری شادی ہو جائے؟ عبیرہ نے

اس کے سوال پر اپنا سوال داغا تھا۔

نہیں بالکل بھی نہیں۔ شادی وہ بھی تم سے؟ قہقہہ لگایا گیا تھا۔

فائق کو اپنا حقارت بھرا قہقہہ یاد آیا تو وہ پیشمان ہوا۔

میں جب بھی شادی کروں گا کسی بولڈ سی لڑکی سے کروں گا۔

فائق میں آپ سے محبت کرتی ہوں۔

عسیرہ مجھے تم میں کوئی دلچسپی نہیں ہے اب جاؤ یہاں سے میں ابا اور چچا کو منع کر دوں گا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

فائق ان تین سالوں میں کتنا بدل چکا تھا اب وہ چاہتا تھا کہ عسیرہ سے شادی

"کرے پر کہہ نہیں پاتا تھا۔ فائق نے ایک ٹھنڈی آہ بھری اور لب ہلے تھے

السَّاعَةُ وَالسَّاعَةُ"۔

ابراہیم صاحب آپ نے ہمیں بتایا ہی نہیں اتنی بڑی بات ہوگئی۔ فضل اللہ صاحب ابراہیم صاحب سے دوران گفتگو شکوہ کرنے لگے۔

بس سر پریشانی ایسی ہے کہ دل اور دماغ مؤوف ہو چکے ہیں۔ اللہ پاک کی طرف سے آزمائش آگئی ہے۔

انکل آپ فکر نہ کریں کامل جلد مل جائے گا اسد اللہ نے ابراہیم صاحب کی دلجوئی

visit for more novels:
www.urdu-novel-bank.com

کرنے کی کوشش کی تھی۔

السلام علیکم رمل نے ٹرائی دھکیلتے ہوئے سلام کیا تو سامنے صوفے پر مسند
سنجھالے ہوئے اسد نے نظریں اٹھائیں تھیں۔

وعلیکم السلام جیتی رہو بیٹا۔ کیا نام ہے آپکا۔

رمل "شائستگی سے کہا گیا۔"

یہ میری بڑی بیٹی ہے سر رمل بی ایس سی کر رہی ہے بس کچھ دنوں میں پیپرز ہیں اور یہ حادثہ پیش آگیا جس نے ہم سبکو بہت توڑ دیا ہے۔

رمل جا چکی تھی لیکن اسد کی نظریں اسکے تعاقب میں تھیں۔ بس ابراہیم صاحب ظلم اس حد تک بڑھ گیا ہے کہ معصوم بچے بھی اسکا شکار ہونے لگے ہیں۔ بیٹا جلد ملے گا ہماری پوری کوشش ہوگی۔ آپ جاب کی فکر نہ کیجیے گا آپکی انشاء اللہ تنخواہ گھر آجائے گی آپ ایک ماہ کی چھٹی لے ہیں۔ اللہ بہتر کرے گا ہمیں اجازت دیجیئے۔

فضل اللہ صاحب چائے کا کپ رکھتے ہوئے کھڑے ہوئے تو اسد بھی انکی اتباع کرتے ہوئے کھڑا ہو گیا۔

کامل سے ستارہ

آپ شرمندہ کر رہے ہیں اب ہمیں۔ ابراہیم صاحب اپنا خیال رکھیے گا کہتے ہی
فضل اللہ صاحب اور اسد روانہ ہو گے۔

ایک ماہ بعد

کامل سے ستارہ **NOVEL BANK** از قلم اسماء طیب فرقت

ایک ماہ گزر چکا تھا کامل خود کو ستارہ تسلیم کر کے سمجھوتہ کر چکا تھا وہی نہیں باقی
سب بھی اپنے اپنے ناموں کے ساتھ سمجھوتہ کر چکے تھے۔ اپنے آپ اور اپنی
جنس کی نفی کے ساتھ

آہستہ آہستہ ان میں سے کچھ بچے خود کو اس رنگ میں ڈھال کر خوش تھے اب
- ساری بات وقت کی ہے وقت مرہم بھی ہے استاد بھی اور دوست بھی۔
ستارہ کہاں گم ہو۔

visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com
کہیں نہیں، بس سوچ رہی ہوں ماں اور بابا تھک گئے ہوں گے۔ گلاب ہمارے
ساتھ ہی کیوں یہ سب ہوا؟

شاید ہم بہت صبر والے ہیں اس لیے اتنی بڑی آزمائش ملی ہے۔

صبح کہہ رہی ہو۔ دیکھو ناب ہماری آنکھ سے آنسو نہیں گرتا شاید خشک ہو گئے ہیں
- پچھلے ایک ماہ میں زندگی بھر کا رونا رو لیا ہے۔ ستارہ نے اپنا ڈوپٹہ درست کیا تھا۔

ٹھیک کہہ رہی ہو ستارہ ہم اپنی عمر سے زیادہ بڑے ہو چکے ہیں۔

اری لڑکیو اٹھ جاؤ گرو جی بلا رہے ہیں۔ چاندنی سب کو آگاہ کر کے جا چکی تھی اور
چاندنی کی آواز پے سب تیر کی مانند سیدھے ہو جاتے تھے۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

چھ ماہ گزر چکے ہیں میں آج بھی اس ایک جھلک میں اٹک سا جاتا ہوں کچھ سمجھ
نہیں آ رہا ہے کہ بابا سے کہوں کہ میں شادی کرنا چاہتا ہوں رمل سے۔ اسد اللہ
اپنے تخیلات کو آئینے میں دیکھتے ہوئے ہوا دینے لگا تھا۔

کامل سے ستارہ

تمہیں بس اک نظر اک بار ہی دیکھا ہے

بہت دلکش اور جان لیوا سراپا ہے

ابھی تک تمہیں دل میں چھپایا ہے

بس تصور سے دلِ ناداں کو سجایا ہے ۔

میری الفت کا یہ گھمبیر سا تقاضہ ہے

اے جاناں تمہیں عزتوں سے پانا ہے

visit for more novels:

www.urduovelbank.com

اسد اللہ "----- وہ اپنا نام سن کہ چونکا۔"

بابا جان آپ! اسوقت

بابا جان کہیے آپ، مجھے بالکل بھی برا نہیں لگے گا۔

بابا جان "خوشی کہ کئی رنگ چہرے پے مہار باندھنے لگے" "میں آپ سے خود بھی"

" بات کرنا چاہتا تھا www.urdunovelbank.com

واہ اسد میاں۔۔۔۔۔ پھر تو میں سمجھوں گا کوئی لڑکی کا چکر ہے۔

اسد اللہ نے ساری رات بے چینی کی نظر کر دی تھی بہت سے اندیشوں نے گھیر رکھا تھا اسے۔ رات گزر چکی تو صبح کی روشن کرنیں فی امنگوں کا پیغام لائیں تھیں۔ رمل کے ساتھ رشتہ طے ہو گیا، کچھ ہی دنوں میں سادگی سے منگنی کی رسم ادا کی گئی تھی شادی کے لیے چند ماہ بعد کی تاریخ رکھی گئی۔ ابراہیم صاحب اور فاریہ نے یہ سوچ کر فوراً سے حامی بھر لی تھی کہ اتنا نیک لڑکا ہے ہزاروں آسائشیں اور سکھ چین ہے اُس کے گھر میں۔ کامل تو نظروں سے اوجھل ہو گیا ہے لیکن بیٹی کا وقت پے اپنے گھر کی ہو جانا بہتر ہے۔

یہ لے ستارہ "لالی نے پانچ ہزار کانوٹ ستارہ کے ہاتھ میں تھمایا تھا۔"

یہ کیوں لالی باجی ----- حیران ہوتی ستارہ نے سوال داغا تو لالی بجا کر بولی
دیکھ ستارہ رات کو جو تو ناچتی تھی نا مہندی کی تقریب میں یہ اس کا انعام رانی بیلہ
نے دیا ہے ----- رکھ لے ستارہ تیرے تو مزے ہو گے ۔

نہیں مجھے اسکی ضرورت نہیں لالی باجی "ستارہ نے وہ نوٹ ٹیبل پے رکھ دیا۔"

visit for more novels:

آہا ہا ہا ہا ہا جھلی نہ بن ستارہ، یہاں تو سب کی خواہش ہوتی کہ کب گرو سے انعام

ملے اور تو ناقدری کر رہی ہے۔ رکھ لے رانی بیلہ کو برا لگے گا تجھے ماں سے بڑھ کر

چاہتی ہے، لالی کی بات ستارہ ہونق کھڑی رہی - ماں سے زیادہ بھلا کون چاہ سکتا ہے

بڑے بوڑھوں کی کہاوت ہے کہ ماں سے زیادہ جو پیار کرے وہ ڈائن ہی ہوتی ہے

اس طرح کئی راتیں اور کئی دن گزر چکے پر ماں کی آنکھوں سے کامل کی آمد کی آس نہ ختم ہوئی۔ پورا سال آنسوؤں میں گزر چکا تھا کامل نے اب خود کو مکمل ستارہ مان لیا تھا اب وہ اس زندگی میں رج گیا تھا جب کبھی ماں باپ اور بہنوں کی یاد آتی تو تنہائی میں کچھ دیر رونے کے بعد انہی کپڑوں، جوتوں، چوڑیوں میں کھو جاتا اور کبھی پائل پہن کر گنگناتا اس کا اور اس سمیت بہت سے بچوں کا دماغ کم عمری میں پھیر دیا گیا تھا۔

شادی کے دن قریب آتے گئے اور بہن کو اپنے پیارے بھائی کامل ابراہیم کی کمی مزید محسوس ہونے لگی۔

آپی ہم آپکی شادی پے خوب مزہ کریں گے اور جب آپکی شادی ہوگی تو سب سے "پیارا میں ہی لگوں گا" ہاں میرے پیارے کامل لیکن ابھی آپ سو جاؤ صبح اسکول جانا ہے۔ آنسوؤں سے بھری آنکھوں میں کامل کا عکس منجمد ہو گیا تھا۔

فائق پتر شادی چہ ساڈا پنچابی ٹچ ضرور ہونا چاہی دا۔ "اللہ رکھا صاحب نے فائق کو"

تنبیہ کی تو فائق نے قہقہہ لگایا تھا۔

جی! ابا جی آپ فکر ہی نہ کریں میں سمجھ گیا ہوں۔۔۔ حویلی کے رواج کے مطابق جب حویلی کے بیٹوں کی شادی ہوتی تو ناچ گانے کی تقریب کا اہتمام کیا جاتا جسمیں

visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

ڈھول والوں کو، خواجہ سراؤں کو اور موسیق کاروں کو مدعو کیا جاتا تھا۔

اور فضل اللہ تم ابراہیم کو کہہ ڈالو تمام رسمیں اکھٹی ہی ہوں گی تیل مہندی کی
رسمیں بھی اکھٹی ہوں گی اپنے تمام رشتے داروں کو مدعو کر لے -----
. مہندی روایت کے مطابق گھر ہی ہوگی

ناز و ادا سے اٹلاتی ہوئی ستارہ غلیچے سے اٹھی اور گنگناتی ہوئی اُسی میک اپ روم میں تیار ہونے چلی گئی جہاں وہ روز جاتی اور ایک سال پہلے بھی تو اسے یہاں ہی لے جایا گیا تھا۔ آج وہ ان رنگوں میں پوری طرح رنگ چکی تھی۔ اب ستارہ کو بناؤ سنگھار اور بھاری بھر کم کپڑے برے نہ لگتے تھے۔ اب وہ ہنستی گنگناتی، ناچتی گاتی۔ زندگی میں بہت بدلاؤ آگیا تھا۔ لیکن ان ماؤں کا کیا جنکے نخت جگر ان سے چھین لیے جائیں انکی زندگیوں سے کھیلا جائے اپنے اس دنیاوی مفاد کے لیے۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

کچھ عُمروں میں ہمیں کام پر لگا دیا گیا

ہم وہ بچے جو جوانی سے الگ کر دیئے گئے

جنگ لڑنے کے لیے سین میں لائے گئے ہم

امن ہوتے ہی کہانی سے الگ کر دیئے گئے

کچھ ہی دیر کی مسافت کے بعد حویلی کے آہنی دروازے پے گاڑی آن لگی۔ ستارہ رانی بیلہ اور باقی سب مورتوں کے ہمراہ سچے ہوئے لان میں داخل ہوئیں جہاں چار سو روشنیاں تھیں قم قموں سے سچی حویلی ستارہ کو بہت متاثر کر رہی تھی۔ سامنے سے آتے نوجوان نے انہیں نہایت تکریم سے بیٹھایا تھا۔

سامنے سچے اسٹیج پر نظریں کی آنکھیں سرخ ہونے لگیں تھی ہاتھ کپکانے لگے۔

آااپی - رمل آپی-----میری آپی -

visit for more novels:

"نہیں تیرا وہم ہے ستارہ" www.urdu-novel-bank.com

ستارہ ہمکلامی کے عمل میں مصروف تھی کہ اپنے ماما بابا اور زمل کو دیکھ کر بے اختیار سی ہو گئی اور اس نے قدم آگے بڑھائے۔

! وہ ستارہ تھی یہ بناؤ سنگھار اور یہ زنانہ روپ----- رانی بیلہ کی چلی

سے نہ لگا جائے کیسے وہ کہہ دے۔۔۔۔۔ ان جھمکوں، پوڑیوں اور گھنگھروں کے

ساتھ کہ "ماما میں کامل ہوں آپکا بیٹا" وقت سے ہاری ستارہ وہاں ہی بیٹھ گئی۔ اسکا سر چکرانے لگا تھا۔

ستارہ تم ٹھیک ہو "رانی بیدہ کے استفسار کرنے لے وہ اپنے تخیلات سے باہر"

نکلی تھی ۔

وہ مہم میں "وہ کی تھی وہ جانتی تھی کہ وہ پھر سب کو کھو دے گی۔۔۔۔۔ پھر"

وہی جدائی۔۔۔۔۔

کامل سے ستارہ

(فرقت)

گھاس لے پھینک دیئے۔ اور اس چارپائی کے نیچے چھپ گئی۔

کامل سے ستارہ

لالی پلیٹ میں کھانے ڈالے جب پہنچی تو وہاں ٹیبل خالی پایا وہ پلیٹ رکھ کر سامنے ناچتی ہوئی رانی بیدہ کو اشارہ کر گئی رانی بیدہ اس جھرمٹ میں سے باہر آ چکی تھی۔

کیا بات ہے لالی؟

باجی ستارہ نہیں مل رہی ----

www.urdunovelbank.com

!کیا مطلب تیرے ساتھ تھی وہ

باجی اسے چکر آرہے تھے تو میں کھانا لینے گئی تھی پر جب میں لوٹی تو نہیں تھی

آپ تینوں وہاں ڈانس میں مشغول تھے۔

لالی وہ ہمیں داغادے گئی احمق-----

اب کیا کریں باجی؟؟؟

اب کچھ نہیں کر سکتے کیونکہ اسے ہم نے اٹھایا تھا پولیس میں رپورٹ کی گئی تو ہم پھنس جائیں گے۔

اب خیر سے یہاں سے جائیں گے پھر کچھ کریں گے۔

اسٹیج پے زل نے اپنی بہن کو مہندی لگائی تو دونوں کو کامل کی کمی خوب محسوس ہوئی لیکن ماں کو دیکھ کر چہرہ مسکرانے لگیں۔۔۔۔

visit for more novels:

مہندی کی رسم کے بعد اسد اللہ نے پاس بیٹھے فائق کے کاندھے پر ایک چپت رسید کی۔ اب اگلہ نمبر آپکا ہے فائق بھائی اسد اللہ نے قہقہہ لگایا تھا۔

یار تمھاری ہونے والی بھابھی ناراض ہے۔ وہ ہاں کرے گی تو بات آگے بڑھے گی
فائق نے عبیرہ کو دیکھ کر لفظ چبا چبا کر کہے۔ عبیرہ نظریں جھکا کر وہاں سے جا چکی
تھی۔

ٹائم ختم ہوتے ہی اللہ رکھا صاحب نے رقم رانی بیدہ کو دی تھی۔ چوہدری صاحب ہماری مورت نہیں ہے ایک جو ہمارے ساتھ آئی تھی۔

دیکھو بیلہ یہ میرا گھر ہے میں تم جیسے لوگوں کو اپنے گھر کی چھان بین نہیں کروا سکتا الزا پولیس میں رپورٹ کروا سکتا ہوں تاکہ تمہاری مدد کی جائے۔

نہیں نہیں صاحب اسکی ضرورت نہیں ہے ۔

طبیعت ناساز تھی اسکی شاید وہ چلی گئی ہے واپس۔ رانی بیدہ ڈوپٹہ درست کرتے ہوئے کہہ کر رخصت طلب کر گئی بمعہ اپنی ساتھیوں کے۔۔۔۔۔

یہ سب کیسے ہو گیا کامل ایک سال تم نہیں ملے ہمیں کہیں بھی ----- اور
یہ سب کیا حال کر دیا تمہارا میرے بچے -----

ابراہیم صاحب اسے اندر لے چلتے ہیں اسکی طبیعت بہت ناساز ہے اس وقت -

نڈھال فاریہ صاحبہ کو زمین سے اٹھایا گیا تھا -

www.urduovelbank.com

فضل اللہ صاحب اب ہمیں چلنا چاہیے کافی رات ہونے کو ہے۔ ابراہیم صاحب نے خود کو سنبھالتے ہوئے کہا تو فضل اللہ صاحب بولے : ابراہیم صاحب اسوقت بجا بھی اور کامل کی حالت ٹھیک نہیں ہے -----

جانا بھی ضروری ہے شادی والا گھر ہے فضل اللہ صاحب

آپ بھابھی اور کامل کو یہاں چھوڑ دیں ویسے بھی کامل یہاں محفوظ ہے اور فائق

ان لوگوں کے خلاف رپورٹ بھی کروادے گا صبح وہ گھر آ جائیں گے۔

ابراہیم صاحب رمل اور زمل کے ساتھ گھر جا چکے تھے۔

فارہ بیگم ساری رات کامل کا سر اپنی گود میں رکھے شکر کے آنسو بہاتی رہیں۔ کامل

visit for more novels:

بہت تھکا ہوا تھا ماں کی گود کو ترسا ہوا کامل روتا روتا سو گیا تھا۔ فاریہ بیگم کامل کے

کانوں پے ہاتھ پھیرنے لگیں جن سے جھمکے تو اتار لیے گئے تھے لیکن وہ سوراخ

دیکھ کر ماں کا دل درد ابل رہا تھا۔ کبھی کانڈھوں تک آتے بال دیکھتی اور کبھی

! بڑے ہوئے ناخنوں پے لگی سیاہ ناخن پالش

کچھ بھی تو ٹھیک نہ تھا۔ حقیقت کو قبول کرنا سب سے بڑی ازیت تھی اس لمحے، کتنا ظلم کیا ہے تیری مخلوق نے اے اللہ! میرے معصوم بچے کا کیا حال کر دیا گیا ہے۔ مالک بے شک یہ اولاد تیری آزمائش ہے پر مالک بڑی سخت آزمائش لے لی تو نے۔ اتنی فراق بھری راتوں پے اس رات کی تکلیف ہاوی ہے مالک۔

شاید وہ اس لیے کہ اس کا اس حال میں ہونا آنکھوں کے سامنے تھا حقیقت اتنی تلخ ہے رہا میرا دل پھٹ رہا ہے اللہ کسی ماں کو بھی ایسے دن نہ دیکھنا۔ وہ زار و زور رہی تھیں جب اسد اللہ کی والدہ کمرے میں تشریف لائیں تھی بھابھی بس کریں مت روئیں ساری رات گزر گئی ہے روتے روتے تسلی رکھیں اب کامل آپ کے پاس ہے۔۔۔۔۔

آپ صبح کہہ رہی ہیں۔ پر دیکھیں نا ان لوگوں نے میرے بیٹے کا کیا حال کر دیا ہے۔ اسکی معصومیت روندھ ڈالی اسے ایک عورت بنا ڈالا۔

اتنے میں عمیرہ ناشتے کی ٹرے لے کر کمرے میں داخل ہوئی تھی۔ آنٹی تھوڑا سا کچھ کھا لیں۔

نہیں بیٹا مجھے بھوک نہیں ہے۔

عمیرہ نے ٹرے بیڈ پر ہی رکھ دی آنٹی انکل اور رمل زمل سب ہی اسی طرح دکھی ہیں اب سب کو مل کر یہ مشکل وقت گزارنا ہے۔ اب آپ تھوڑا سا کھا لیں تاکہ اس مشکل وقت کا ڈٹ کر مقابلہ کر

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

ساری رات ایسے ہی گزر گئی پتہ نہیں وہ بیماری کہاں گئی ہے جتنا معصوم دکھتا تھا اتنا ہی شاطر نکلا۔

لالی بڑی معصومیت سے بولی باجی اب کیا ہو گا؟

لالی تو دفعہ ہو جا میرے سامنے نہ ہی آ کچھ وقت تو بہتر ہو گا! تیری زرا سی لغزش کیا کر گی۔

ہو گی وہ اسی حولی میں لیکن وہ اکھڑ بوڑھا اللہ رکھا کبھی یہ تسلیم نہیں کرے گا الٹا اگر کچھ کہیں گے تو مزید پھس جائیں گے۔ کاش کہ ہم اسے نہ لے جاتے۔ خیر وہ ہمارے رنگ میں رنگ چکا ہے۔ اب اسکو حقیقت نہیں بہائے گی اور وہ لوٹے گا۔ ایک قہقہے نے دلان کی خاموشی توڑی تھی رانی بیدہ جھولے میں بیٹھی اب با آواز بلند ہنس رہی تھی اسکی ہنسی سن کہ ہر طرف سنائے دوڑنے لگے تھے سبھی کو معلوم تھا کہ آج رانی بیدہ کو مات ہوئی ہے اور وہ بھوکے شیر کی مانند چنگاڑ رہی ہے۔

_____باجی

دیکھ میرے سوہنے اِٹلاتی ہوئی صوفے سے اٹھکر کھڑی ہوئی بات یہ کہ اس سارے معاملے کو ختم کر ڈال رانی بیدہ تجھے خوش کر دے گی منہ مانگی رقم ملے گی صاحب۔

وردی میں ملبوس منور علی صاحب : کیا چاہتی ہو رانی بیدہ۔

رانی بیدہ : جناب معاملہ رفع دفع کرو ہنس کر کہا گیا۔

visit for more novels:

www.urdunovelbank.com

بچے نے خود تحقیق کے دوران بیان درج کروایا ہے رانی بیلہ سب کچھ اتنا آسان
نہیں ہے جس تقریب میں کل رات تم سب گئے تھے اسی کی بہن کا ہونے والا
سسرال ہے اور ڈی ایس پی فائق کا گھر! ڈی ایس پی صاحب شادی میں مصروف
ہیں۔ فارغ ہوتے ہی تمہاری خاطر بجالائیں گے۔

باقی کے بچے کہاں ہیں؟؟ نہایت بلند آواز سے بولا گیا ---

کک کون سے بچے؟ رانی بیلہ نے سٹیٹا کر کہا تو منور علی نے ایک گرجتی ہوئی آواز سے کہا : منظور

یس سر ابھی کہ ابھی تلاشی لو یہاں کی باقی کے لڑکے بھی یہاں ہی ہیں ۔

منظور اور اسکے تمام ساتھی اس گھر میں پھیل گئے اور چند لمحوں میں چاروں لڑکے بھی برآمد ہو چکے تھے ۔ جنکی عمر چودہ سال سے اوپر تھی ۔

visit for more novels:

جی تو انجان رانی بیلہ آپکو تو معلوم ہی نہ تھا کہ یہاں کوئی بچے بھی ہیں کہ نہیں۔

کیا تم لوگوں کو یہاں زبردستی رکھا گیا ہے؟

بچوں نے ایک بار رانی بیلہ کی سرخ آنکھوں کا دیدار کیا اور پھر بولے : جی نہیں ہم خود آئے ہیں ہم یہاں خوش ہیں ۔

فائق اپنی گاڑی میں باحفاظت طریقے سے کامل اور فاریہ بیگم کو گھر چھوڑنے آیا تھا۔

فائق بیٹا میں خوف زدہ ہوں کہ وہ کامل کے خلاف کوئی اور قدم نہ اٹھالیں۔

تم ان لوگوں سے سختی نہ برتنا یقیناً یہ اسکو موقعہ دیکھ کر پھر سے قابو کریں گے۔

جی بالکل صحیح کہا آپ نے۔ انکل ابھی تک تو انکا بیان ہے کہ کامل خود ان کے

پاس گیا تھا خود جبکہ یہ جھوٹ ہے اور باقی بچوں نے بھی کہا ہے ہم خود ہی آئے

visit for more novels:

www.urdu-novel-bank.com

ہیں۔ آپ فکر نہ کریں میں جلد ہی ان سے حلف لے لوں گا کہ یہ کامل کو کبھی

نہ لے جائیں ورنہ قانونی کارروائی کی جائے گی۔ انکل اب میں چلتا ہوں رات کو

ملاقات ہوگی پھر ان شاء اللہ۔ میں نے گھر کے باہر دو پولیس اہلکار تعینات کر

دیئے ہیں۔

بہت شکریہ بیٹا جی ابراہیم صاحب نے مصافحہ کرتے ہوئے کہا تو فائق ایک ہلکی سی مسکریٹ سے لب سپر کرتے ہوئے بولا انکل اب آپ مجھے شرمندہ کر رہے ہیں ---

بارات کی تقریب میں سب کو تیار دیکھ کر کامل کے اندر کی ستارہ بے چین ہو رہی تھی ان سب سے تو کامل بھاگتا تھا پر خود سے کیسے بھاگتا اپنے اندر کی ستارہ سے کیسے لڑے وہ ستارہ جسے کل رات ہی کامل نے سُلا یا تھا اب جبکہ سب لڑکیاں تیار ہو چکیں تو انہیں دیکھ کر اسکی طبیعت خراب ہونے لگی تھی۔ چوڑیاں، پایل، جھمکے مہندی اور میک اپ سب ہی اسکے اندر کی ستارہ کے من بہا رہے تھے اب کہ وہ چاہ رہا تھا یہ سب پہنے اور رقص کرنے لگے۔۔۔۔۔۔

* * * * *

کامل کا بخار بہت تیز ہو گیا ہے ابراہیم صاحب - فاریہ نے لیٹے ہوئے کامل کے ماتھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا تو کامل فوراً سے بولا نہیں ماما میں ٹھیک ہوں آپ سب جائیں۔

!کامل آپکی بہن کی شادی ہے آپکا ہونا ضروری ہے

visit for more novels:

پر ماما لوگوں کو وضاحتیں دیتی رہیں گی آپ چند گھنٹوں کی بات ہے ویسے بھی اب مجھے اکیلے جینا آگیا ہے۔

رمل دلسن بنى اسد اللہ كے ساتھ رخصت ہو رہى تھى بھائى كا نہ ہونا اسكے دل كو بہت تكلیف دے رہا تھا۔ رمل كو یوں مغموم ديكھكر اسد اللہ نے اسكا ہاتھ تھام لیا كچھ دیر كى مسافت كے بعد وہ سب حویلى پہنچ چكے تھے جہاں بہت ہى دھوم دھام سے دلسن كا استقبال كیا گیا۔ سب ہى اپنى اپنى محبت سے اپنى خوشى كا اظہار كر رہے تھے رمل اسد كے كمرے میں پہنچى تو اسے احساس ہوا كہ واقعی اسكے اور اسد كے درمیان حیثیت كا بہت فرق ہے۔ وہ اپنى حیرت میں ڈوبى ہوئى تھى كہ اسد "نے دستك دیتے ہوئے دروازہ دھكیلا اور مسكرا سلام كیا "السلام علیكم وعلیكم السلام رمل نے نظروں كو زرا اٹھاتے ہوئے كہا تھا۔

کامل سے ستارہ

آج کی رات کے لیے ایک تحریر سنبھال رکھی ہے سراج الحق منہاج صاحب کی

: سوچا تھا کہ تمہارے روبرو پڑھوں گا۔ اس کی بات سنتے ہی رمل نے مسکرا کر کہا

جی پڑھیے نا! میں ہمہ گوش ہوں -----

www.urduovelbank.com

"آج کی رات"

دیکھنا، جذبِ محبت کا اثر، آج کی رات

میرے شانے پہ ہے اُس شوخ کا سر آج کی رات

!اور کیا چاہیے اب اے دلِ مجروح تجھے

اُس نے دیکھا تو بہ اندازِ دگر آج کی رات

!پھول کیا، خار بھی ہیں آج گلستاں بکنار

سنگ ریزے میں نگاہوں میں گھر آج کی رات

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

موجِ گلگشت ہے یہ کون میرے دوش بدوش

کہکشاں بن گئی ہر راہگز آج کی رات

پھوٹ نکلا دے دیوار سے سیلابِ نشاط

اللہ اللہ، مراکِیفِ نظر آج کی رات

شبِ نمستانِ تجلی کا فسوں، کیا کہیے

چاند نے پھینک دیا رختِ سفر آج کی رات

visit for more novels:

www.urduovelbank.com

نور ہی نور ہے جس سمت اٹھاؤں آنکھیں

حُسن ہی حُسن ہے، تا حدّ نظر آج کی رات

قصرِ گیتی میں اُمنڈ آیا ہے طُوفانِ حیات

موج لרزاں ہے پس پردۂ در آج کی رات

!اللہ اللہ، وہ پیشانی سیمیں کا جمال

رہ گئی جَم کے ستاروں کی نظر آج کی رات

visit for more novels:

www.urduovelbank.com

عارضِ گرم پہ وہ رنگِ شفق کی لہریں

وہ میری شوخ نگاہی کا اثر آج کی رات

!نرگسِ ناز میں وہ نیند کا ہلکا سا خُمار

وہ میرے نغمہ شیریں کا اثر آج کی رات

!نغمہ و مے کا یہ طوفانِ طرب کیا کیسے

گھر میرا بن گیا خیم کا گھر آج کی رات

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

!میری ہر سانس پہ، وہ ان کی توجہ، کیا خوب

میری ہر بات پہ وہ جُنُبِ سر آج کی رات

!وہ تبسم ہی تبسم کا جمالِ پیہم

وہ محبت ہی محبت کی نظر آج کی رات

اُف وہ وارفتگی شوق میں اک وہم لطیف

کیکپاتے ہوئے ہونٹوں پہ نظر آج کی رات

visit for more novels:

www.urduovelbank.com

! اپنی رفعت پہ جو نازاں ہیں تو، نازاں ہی رہیں

کہہ دو انجمن سے کہ دیکھیں نہ ادھر آج کی رات

اُن کے الطاف کا اتنا ہی فُسون کافی ہے
کم ہے پہلے سے بہت دردِ جگر آج کی رات
مجاز لکھنوی

رات کی سیاہ پرچھائی آچکی تھی۔ سب گھر والے سوچکے تھے پر ایک آہٹ، ایک
چاپ جو تڑپ اٹھی تھی۔

ڈریسنگ ٹیبل کے ایک دراز کو کھولا گیا اس میں پڑی پازیب نکال کر پاؤں کو سجایا
گیا تھا، لبوں کو سرخ کیا گیا ناخنوں کو انابی رنگ میں رنگا گیا آئینے میں اپنی ہی جھلک
دیکھ کر تڑپ سی گئی تھی ستارہ۔

میں یہ سب کیوں کر رہا ہوں۔ خود سے ہم کلام ہوتا کامل خود کو جھٹلانے لگا "نہیں

"

میں ستارہ "وہ اپنے گالوں پر ہاتھ پھیرتے ہوئے بولا تھا۔ "ہاں میں ستارہ ہوں"

! زہنی دباؤ اور تناؤ کا شکار کامل خود کو سمجھ نہ پاتا تھا کہ وہ کامل ہے کہ ستارہ "

ستارہ نے تمام استعارے جھٹک کر فرش پر پیر تھڑکانے شروع کیے۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

یہ منظر دیکھ کر فاریہ بیگم کے اوسان خطا ہوئے تھے۔

"کامل، کامل یہ سب -----"

فاریہ بیگم بولتے بولتے رُکی تھیں، جنہیں دیکھ کر کامل نظریں جھکا گیا۔

از قلم اسماء طیب فرقت

NOVEL BANK

کامل سے ستارہ

آنکھیں آنسوؤں میں سے بھرنے لگیں ، اوسان خطا ہونے لگے تھے۔ ایک ماں تڑپ اٹھی جس کا بیٹا اسکی آنکھوں کے سامنے اپنی ذات کو جھٹلا رہا تھا اسکا یوں بننا سنوارنا دیکھ کر وہ چلائی تھی : ابراہیم ----

ابراہیم -----

ابراہیم صاحب کے کانوں میں پڑتی آواز نے انھیں بیدار کیا نا صرف انہیں بلکہ تمام گھر والے جاگ چکے تھے ۔

visit for more novels:

بے بس کامل اب خود کو مارنے لگا تھا "مجھے مر جانا چاہیے میں آپ لوگوں کے لیے باعث ندامت ہوں ۔ مجھے مار دیں ماما

فارہ کچھ دیر آرام کر لو دن چڑھنے والا ہے تمہاری طبیعت ناساز ہو جائے گی اور"

بے فکر ہو جاؤ صبح کامل کو نفسیات کے طبیب کے پاس لے جائیں گے۔

فارہ کچھ دیر آرام کر لو دن چڑھنے والا ہے تمہاری طبیعت ناساز ہو جائے گی اور"

بے فکر ہو جاؤ صبح کامل کو نفسیات کے طبیب کے پاس لے جائیں گے۔

بے فکر ہو جاؤ صبح کامل کو نفسیات کے طبیب کے پاس لے جائیں گے۔

انشاء السند

ابراہیم صاحب نے فاریہ کو تسلی دی تاکہ وہ سو جائے۔ "وہ جلد شفا یاب ہو گا۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

مسٹر ابراہیم آپکا بچہ باغی ہو چکا ہے وہ خود کو نقصان بھی پہنچا سکتا ہے آپ اسے پیار اور توجہ سے ٹھیک کر سکتے ہیں۔ ایسے کیسز میں اکثر و بیشتر ایسے ہی ہوتا ہے۔ بچے کے معصوم ذہن کو یہ لوگ اس طرح سے گانڈ کرتے ہیں کہ انہیں اپنے سگھے اور خونی رشتے جھوٹے لگتے ہیں۔ انہیں اپنی ذات ہی بوجھ لگتی ہے۔ آپ

پیار اور توجہ سے ٹھیک کر سکتے ہیں۔ ایسے کیسز میں اکثر و بیشتر ایسے ہی ہوتا ہے

بچے کے معصوم ذہن کو یہ لوگ اس طرح سے گامڑ کرتے ہیں کہ انھیں اپنے

سگھے اور خونی رشتے جھوٹے لگتے ہیں۔ انہیں اپنی ذات ہی بوجھ لگتی ہے۔ آپ

جی ڈاکٹر میں سمجھتا ہوں لیکن میں چاہتا ہوں اسکا علاج جلد ہو جائے اسکی زہنی " کیفیت ٹھیک ہو جائے۔

بہت مشکل ہوتا ہے جب ہمارا اپنا بے حد تکلیف میں ہو اور ہم کچھ نہ کر پا رہے ہوں کچھ ایسا ہی تھا کامل کے گھر والے اسے روز اس اذیت میں گرفتار دیکھتے ۔

اسکا چھپ چھپ کر یوں بننا سنوڑنا انکو بہت تکلیف میں مبتلا کر دیتا تھا ۔

کامل دل کی بھڑاس نکال کر پھر سے ایک بار اپنے ناخن برابر کرنے لگا تھا۔

اب پھر سے وہ ناخن بڑھانے لگا تھا اب کہ تو وہ اپنے دل کے ہاتھوں مجبور تھا۔ وہ تمام کام جو ستارہ کے تھے وہ کرتا اپنے اندر کی ستارہ کو منظرِ عام پر لانے لگتا۔

کتنا دلفریب منظر ہے نا عبیرہ فضل اللہ "عبیرہ شام کے وقت ٹیرس پے کھڑی" سامنے کہ منظر سے لطف اندوز ہوتے ہوئے ہم کلامی کے عمل میں مصروف تھی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

آج بھی تم ایسے موسم میں اس کے ساتھ کی حسرت رکھتی ہو جبکہ اس نے تمہیں اور تمہاری محبت کو تین سال قبل ہی ٹھکرا دیا تھا! عبیرہ نے کاندھے پے پڑی شال کو اپنے گرد لپیٹا اور مسکرا دی "آاااا" ڈھلتا سورج اور آسمان کی سرخی کو سرمئی

کامل سے ستارہ

اپلیز رُک جاؤ عبیرہ

عسیرہ نے شکوہ بھری نظریں اٹھائی تھیں۔

عسیرہ میری سزا کب ختم ہوگی؟ کب مجھے معافی ملے گی؟

www.urdunovelbank.com

کب میرادل کا سلگھنا بند ہوگا؟

عسیرہ نے فائق کے سوالات پر ایک پھسکی سی مسکراہٹ

دھری اور بولی کیسے وہ اذیت بھرے پل بھلا دوں جب میری محبت کو حقیر جانا گیا
- آپکا کوئی قصور نہیں جو آپ معافی مانگ رہے ہیں - یہ کہہ کر عبیرہ ہاتھ چھڑانے
لگی تو گرفت اور مضبوط ہو گئی -

عبیرہ بس بہت ہو چکا اب اور نہیں! میں مزید تمھاری بے اعتنائی نہیں سہہ سکتا
! اور یہ جان لو تم صرف میری ہو

سورج ڈھل چکا تھا آسمان پے اندھیرے کروٹیں لینے لگے تھے۔ عبیرہ کی آنکھوں
! میں درد تیر نے لگے گلابی ہوتے گال اور برف ہوتے ہاتھ۔۔۔۔۔ فائق چھوڑیں

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

نہیں، بالکل نہیں! مجھے تمھارا غصہ تمھاری محبت پے حاوی ہوتا دیکھ بہت
اطمینان ہونے لگا ہے۔ پچھلے تین سال کا اضطراب ختم ہوتا دکھ رہا ہے۔ میرا دل
تمھاری محبت کو دوبارہ پانے کے لیے سلگھتا رہتا ہے عبیرہ۔

فائق : یہ آنسو؟

عسیرہ : یہ آنسو میرے تمام دنوں کے رفیق ہیں فائق ۔

افائق: لیکن اب نہیں عبیرہ

فائق کے کلائی چھوڑتے ہی وہ مسکرا کر جا چکی تھی۔

کنز الایمان نے دوڑتی ہوئی عبیرہ کو دیکھا تو شروع ہو گئی "آپنی کونسا بھوت دیکھ لیا
"آپ نے جو یوں بھاگم بھاگ پڑی ہے ؟

visit for more novels:

www.urduovelbank.com

ننہیں تو کنز الایمان۔۔۔۔۔ کچھ بھی تو نہیں۔

آپی پر آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی "کنز الایمان نے آگے بڑھتے ہوئے کہا"

تو عبیرہ نے ماتھے پر آئے پسینے کو صاف کرتے ہوئے اطمینان ظاہر کیا میں

ٹھیک ہوں وہ اماں بولا رہیں تھی تو جلدی میں جا رہی تھی۔

کامل سے ستارہ

* * * * *

لیکن رمل میں اداس ہو جاتا ہوں اور یہ بات آپکو معلوم ہے۔ مگ کو تھامتے ہوئے
!اسد نے خفگی کا اظہار کیا تو رمل مسکرا کر بولی آپ ساتھ چلیں نا

خیریت ہے بھائی صاحب؟ "فضل اللہ صاحب نے اللہ رکھا صاحب کی طرف"
دیکھ کر کہا تھا۔

فضل اللہ میں چاہ رہا ہوں اس اتوار کو فائق اور عبیرہ کی منگنی رکھی جائے اور پھر
! عید کے فوراً بعد شادی

یہ خبر سنتے ہی فائق کا دل گدگدانے لگا۔ سبھی گھر والوں کے چہرے مسکرا گئے۔

- سب ہی خوش تھے کہ بچپن کا یہ رشتہ عافیت کے ساتھ دوبارہ قائم ہوا۔

عسیرہ مزدلفہ کے پیچھے بیٹھی خود کو چھپانے لگی۔ شرم کے اولے گرنے لگے۔
- بڑے اپنی باتوں میں مشغول ہو گئے۔ اب تمام کزنیں کانوں میں کھس کھس
کرنے لگیں۔ "عسیرہ آپی"! کنز الایمان نے مستی بہرے لہجے میں کہا تو عسیرہ اسے
آنکھیں دیکھاتی چلی گئی۔

کچھ دیر میں رمل اور اسد اللہ بھی رمل کے میکے کی طرف روانہ ہو گئے۔ کچھ ہی دیر میں وہ ابرہیم صاحب کے گھر کے باہر تھے۔

گھنٹی کی آواز گونجی تو زمل نے دروازے کی جانب قدم بڑھاتے ہوئے پوچھا "کون؟"

نخنے سوراخ سے دیکھتے ہی کیواڑ کھول دیے گئے تھے۔

گھر میں بہت خاموش ہے زمل بچے؟ تعجب سے پوچھا گیا۔۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

بھائی وہ ماما کھانا بنا رہی ہیں اور میں پیپرز کی تیاری۔۔۔۔۔

کامل نظر نہیں آ رہا؟

زمل نے رمل کا سوال یہ کہہ کر جھٹلا دیا کہ میں ماما کو بلاتی ہوں۔

ماما آپنی اور اسد بھائی آئے ہیں۔

رہل تم اس حالت میں اتنا سفر کر کے آئی بیٹا ہمیں کہتی ہم ملنے آ جاتے نا! ڈاکٹر
نے تمھیں سفر نہ کرنے کا کہا ہے نا۔۔۔۔۔

رہل : جی ماما جان پر میرا دل تھا میں گھر آؤں ۔

رمل ٹھیک ہے آپ فکر نہ کریں ، کامل کہاں ہے؟ اسد اللہ : انٹی ماشاء اللہ

visit for more novels:

یہ سنتے ہی فاریہ کہ با مشکل روکے ہوئے آنسو جھلک پڑے۔ رمل یہ دیکھ کر زبل سے مخاطب ہوئی کیا ہوا کامل کو؟

تھی ۔

ایسی نہیں کہ اسے پریشانی دی جائے۔

رمل کے ہاتھ پیر ٹھنڈے ہونے لگے تھے "اسد وہ وہاں کیسے رہے گا! میرا بھائی
میرا لاڈلہ۔۔۔۔۔۔ آپ اسے لے آئیں۔۔۔۔۔۔ ابھی لائیں۔۔۔۔۔۔ کیا ہو رہا ہوگا
! اس کے ساتھ

اوکے اوکے تم آرام کرو اپنی طبیعت خراب کر لوگی رونا بند کرو! ہم اسے لے آئیں گے۔ اسد نے رمل کو مطمئن کرتے ہوئے کہا تھا۔

زبل بچے رمل کو کمرے میں لے جائیں میں ابھی آتا ہوں۔ انٹی اب آپ آرام کریں رونا نہیں ہے۔ اسد تلقین کر کے جا چکا تھا۔ کچھ دیر کی مسافت کے بعد وہ ہاسپٹل پہنچا تھا۔

السلام علیکم "اسد نے سامنے کھڑے لڑکے سے کہا تو وہ لڑکا مسکرا کر جواب "

دیتے ہوئے بولا: وعلیکم السلام جی بھائی! فرمائیے۔
visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

مجھے کامل ابراہیم سے ملنا ہے۔ "ارد گرد کے ماحول پے نظر ڈالتے ہوئے کہا تھا۔"

جی آئیے "ہو لڑکا کہتا ہوا چل پڑا۔ اتباع کرتا ہوا اسد وارڈ میں پہنچا تھا جہاں کامل بیڈ"

پے ہوش پڑا تھا منہ سے نکلتی جھاگ اور زرد رنگ -----

کامل سے ستارہ

کامل بہت کمزور ہو چکا تھا۔ والدین بہت تھک چکے تھے اب قسمت کی اس مشقت سے اس درد نے بوڑھا سا کر دیا۔

جیسے ہی ہوش میں آیا وہ پھر سے چیخنے لگا تھا "مجھے جانے دو میں آپکی دنیا کا نہیں
 "!ہوں مجھے جانے دو"

[illegible]

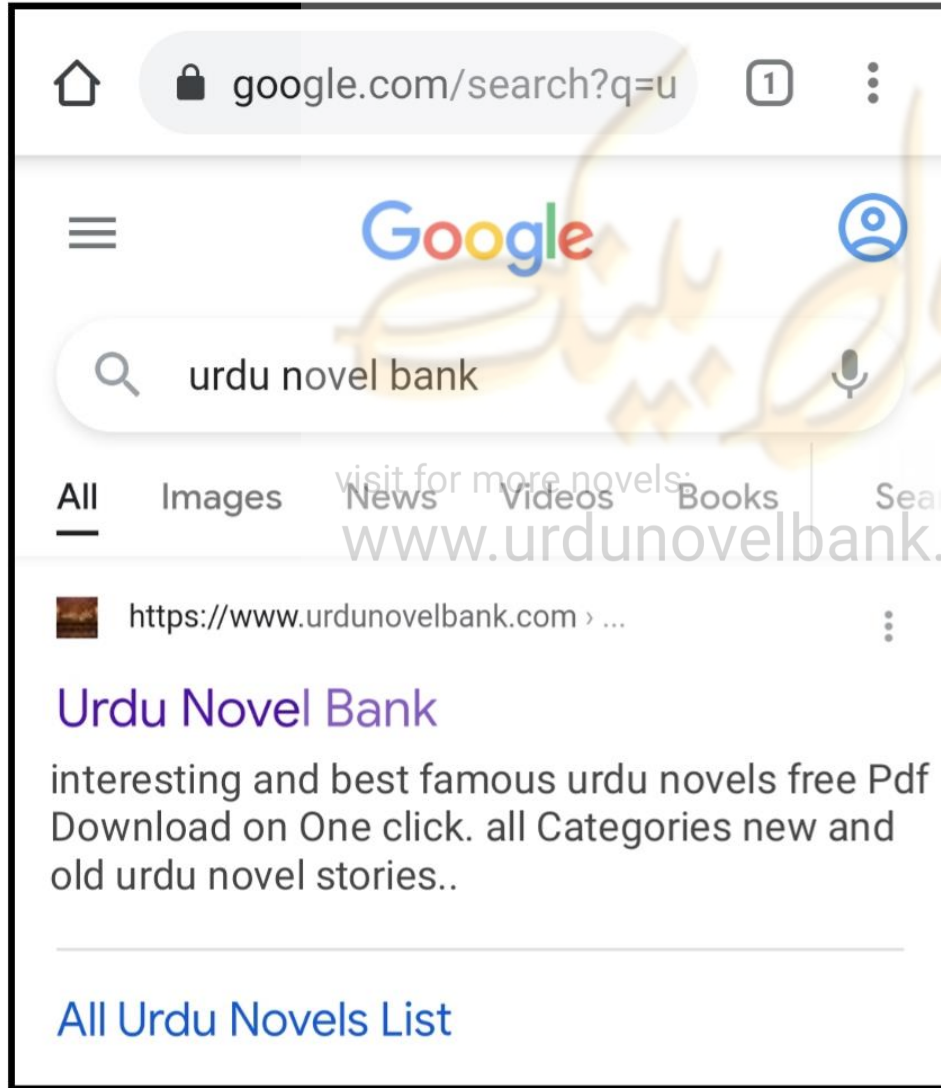
ابراہیم صاحب کے سمجھانے پے وہ اور بگڑنے لگا تھا۔

آپ لوگ میرے دشمن ہیں اچھا ہوتا میں نہ آتا کبھی واپس۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ پتہ نہیں
کیوں میں آپکے پیار میں واپس آگیا۔ آپ لوگ مان جائیں کہ میں ستارہ ہوں -
visit for more novels:
www.urdubookbank.com
کامل چھر سے آنکھوں میں چمک لیے بولا تھا۔ "ستارہ" مجھے چمکنا ہے! آسمان کا
سب سے چمکتا تارہ بننا ہے -

* * * * *

اردو ناول اور سٹوریز کی سب سے بڑی ویب سائٹ

www.urduovelbank.com



Urdu Novel Bank
website

جہاں ملے آپ کو نئے
اور اچھے معیاری ناول
تمام کیٹگری میں ---

گوگل پر ٹائپ کریں

Urdu Novel Bank

اور ویب سائٹ سے
ڈاؤنلوڈ کریں ہزاروں
مکمل ناول مفت میں

چلا جاتا ہے۔ ایسا ہی سلسلہ اب کامل کے ساتھ تھا جسے سب ستارہ بننے سے

تمھی اسے اپنا اپ ستارہ ہی معلوم ہوتا جو کوئی اسے روکتا کامل اسے اپنا دشمن مانتا

- وہ بہت آگے نکل چکا تھا۔

جائے قفل تو لگائے ہی اس لیے گئے تھے کہ کامل گھر سے باہر نہ جائے۔

باہر کی اس دنیا سے اسکے والدین خوف زدہ ہو چکے تھے ۔

اسد بھائی آپ جلدی آجائیں آپ کی طبیعت بہت خراب ہو رہی ہے بابا انھیں"

"ہاسپٹل لے جا رہے ہیں۔"

Visit For More Novels : www.urdu-novelbank.com Page 110
E-mail pdfnovelbank@gmail.com WhatsApp [03061756508](https://www.whatsapp.com/channel/0029113061756508)

کامل سے ستارہ

!آآآآآ آآآ

ہوتا کامل
www.urdu-novel-bank.com

ایک بار تو ہمارا سوچا ہوتا کامل

!تم ایسے تو نہ تھے کبھی

تم نے ہم سب سے علیحدہ دنیا بنالی، جہاں ہم نہیں ہیں۔ ایسی دنیا جہاں گناہ کے رنگ گہرے ہیں۔

بہت بُرے لوگ ہیں وہ جنہوں نے تم سے تمہاری شناخت اور ہم سے ہمارا کامل چھین لیا۔

زبل کو سمجھ نہیں آ رہا تھا اب کیا کرے۔

سردی سے کپکپاتے ہاتھوں نے ایک بڑے سے آہنی دروازے پر دستک دی تھی۔ ستارہ جانتی تھی کہ یہاں کا پہرہ حلال جان دے رہا ہے اور وہ جلد نہیں جاگے گا۔ حلال جان کو جلدی اور فوراً صرف ایک آواز اٹھاتی تھی اور وہ آواز بیلہ رانی کی تھی، لیکن اب اسوقت ستارہ نے دروازہ نہ کھلنے پر بیلہ رانی کی آواز کی کمی محسوس کی تھی۔

"کون ہے؟"

زور سے دروازہ بجنے لے حلال جان سٹیٹا کر جاگا تھا۔

کون ہے؟؟ حلال جان چارپائی سے اٹھ کر دروازے کے قریب گیا اور آنکھیں ملتے ہوئے دروازہ کھول دیا آگے کالی چادر اوڑھے ایک وجود کھڑا تھا۔

حلال جان میں ستارہ ہوں -

جججج آئے ستاره بی بی -

visit for more novels:

www.urdu-novel-bank.com

ستارہ قدم بڑھائی تھی اپنی زندگی کی کہانی خود لکھنے کی کوشش میں۔ لالی ستارہ کو آتے دیکھ حیرت کے سمندر میں غوطے کھانے لگی تھی۔

لالی باجی "-----ستارہ نے چادر چہرے سے ہٹاتے ہوئے کہا تو لالی متحیر"

"ہوئی" ستارہ تو آگئی

جی باجی، میں آگئی۔ ستارہ نے مسکرا کر کہا تھا۔

تو پہلے بھی ہمیں چھوڑ گئی تھی "لالی منہ بسور کر"

بولی تو ستارہ نے اسے اطمینان دلایا کہ اب وہ کبھی نہیں جائے گی۔ "اچھا جا! رانی

باجی تیری راہ تک رہی ہیں۔ جب سے انہیں تیرے آنے کا پتہ چلا ہے وہ بے
'ناب ہو رہی تجھے دیکھنے کو۔

ستارہ نے مسکرا کر سر ہلایا اور زینے کی جانب چل دی۔ سیڑھیاں چڑھتے ہی بائیں

جانب موجود ایک وسیع کمرہ جو مدہم روشنی میں ڈوبا ہوا تھا کمرے کی چھت پے ایک

جانب بڑا سا جھومر شان سے لٹکا ہوا تھا

سبز غلیچہ پے سجے گاؤ تکیے اور کاسنی رنگ کے شلوار قمیض میں ملبوس بیہ رانی

گلاس ونڈو سے باہر کا منظر تکتی ستارہ کی آمد محسوس کر گئی

بیہ رانی فی ایک بار پھر کامل کو باور کرایا کہ وہ انکا ہے ۔

آاااا ہائے۔۔۔۔۔ اللہ نہ کرے میری گڑیا تجھے کچھ ہو۔ میری بچی یہ آنسو پونچھ

!ڈال

دیکھ زندگی کتنی خوبصورت ہے کوئی پابندی نہیں، اپنے دل کی سن اور کر یہ دنیا"

"اُس روک ٹوک سے آئی دنیا سے بہت الگ ہے۔"

کامل سے ستارہ

آج تو میرے پاس آرام کر! صبح تیرا اپنا کمر آراستہ ہو جائے گا۔

visit for more novels:

وہ دونوں چونکی مہی

www.urduovelbank.com

زلزلہ بیٹا ہوا ہے "خوش ہوتی فاریہ بیگم نے زلزلہ کو بتایا تھا۔"

اماں کو بتا دو اور تمہارے بابا گھر آنے لگے ہیں یہاں اسد کے گھر والے سب "

ہمارے پاس ہیں سبھی بہت خوش ہیں۔ رمل بھی ٹھیک ہے۔

نانی جان کہتے ہوئے اٹھی اور وضو کرنے چلی گئی۔۔۔۔۔

کامل سے ستارہ

1

اب کب لوٹو گے میرے شہزادے! ماما اور بابا کو کیسے سنبھالیں گے۔۔۔۔۔

www.urduovelbank.com

ایک بار پھر سے آس کا چوٹھا جلتا ہے۔

دل ہے کہ ہر روز ڈھیروں ایندھن بھرتا ہے۔

کیا اس ماں کو کبھی تم نے دیکھا ہے۔

کامل سے ستارہ

جسکی آنکھ میں روز انتظار ٹھہرتا ہے ۔

وہ جب لوٹے گا باندھ کہ بستہ، ہنستا

پھر سے ایک بار فضا میں پیار بھرتا ہے۔

!اے کہو بڑی دیر ہو گئی سُنو بھائی

visit for more novels:

www.urduovelbank.com

بہنوں کا دل جلتا اور گرہٹتا ہے۔

دیس نکالا کیسے دے دوں اسے فرقت

از قلم اسماء طیب فرقت

NOVEL BANK

کامل سے ستارہ

میرے آنگن کا پھول جب ٹوٹ کہ بکھرتا ہے۔

اسماء طیب فرقت (غزل)

ناول بینک

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"رقص کی تیاری کی جائے"

رانی بیلہ کا حکم جاری ہوا تھا۔

بہلی: جی باجی سب تیار ہے۔

از قلم اسماء طیب فرقت

NOVEL BANK

کامل سے ستارہ

رانی بیلہ نے ہاتھ میں گجرہ باندھتے ہوئے انہماک سے کہا: دیکھو سب دھیان رکھنا
میری ستارہ کی پسند کی محفل سچے تاکہ وہ خوش ہو جائے! اسکی ناراضگی مجھے گوارہ
نہیں

نیلی: جی جی باجی ستارہ ضرور خوش ہوگی بہت اہتمام کیا ہے۔

!جاؤ اب سب

!میں ستارہ سے بات کرنا چاہ رہی ہوں زرا بھیج دو اسے

visit for more novels:

کچھ دیر میں ستارہ کی پیروں کی چھن چھن نے رانی بیلہ کو متوجہ کیا تھا۔

!اؤ ستارہ میری بچی

ستارہ مسکرا کر گویا ہوئی "آپ نے مجھے بلایا رانی بیلہ۔

ہاں ستارہ ---- رانی بیلہ نے ستارہ کے ہاتھ تھام کر کہا تھا۔

دیکھ ستارہ یہ باہر کے لوگ ہماری مسرتوں کے قابض ہیں انکے مکر میں کبھی نہ "

آنا۔ انکے مکروہ چہرے ہمیشہ ہماری تزیل کرتے ہیں مزاق اڑاتے ہیں جبکہ یہ

" لوگ جانتے نہیں کہ ہم اوپر والے کہ خاص بندے ہیں، اسکی تخلیق ہیں

رانی بیلہ کی گفتگو ہر لحاظ سے غلط تھی۔ باہر کی دنیا جنہیں کہا وہ کامل کے گھر

والے تھے اور وہ تو ان میں سے نہ تھا ان جیسا نہ تھا رب نے اسے مرد تخلیق کیا

تھا اور یہ بات جانتے بوجھتے جٹلا رہے تھے۔

ستارہ: جی آپ فکر نہ کریں! میں ان لوگوں میں نہیں جانا چاہتی رانی بیلہ-----

ستارہ یہاں میں تیری عمر میں آئی تھی اور پھر اتنے خلوص سے رہی کہ بیلہ سے "

! رانی بیلہ ہو گئی اور اب میں چاہتی ہوں تمہیں میرے بعد یہ عمدہ ملے رانی ستارہ

! سمجھی

ماشاء اللہ ماشاء اللہ "رانی بیہ نے ستارہ کا ماتھا چوم لیا۔۔۔۔۔"

!چل آ آج تیرا ناچ دیکھوں گی بڑے دن ہو گئے نا

www.urduovelbank.com

زندگی کے میلے میں، خواہشوں کے ریلے میں

تم سے کیا کہیں جاننا! اس قدر جھمیلے میں

وقت کی روانی ہے، بخت کی گرانی ہے

از قلم اسماء طیب فرقت

NOVEL BANK

کامل سے ستارہ

سخت بے زمینی ہے، سخت لامکانی ہے

ہجر کے سمندر میں

تخت اور تختے کی ایک ہی کہانی ہے

تم کو جاسنانی ہے

بات گو ذرا سی ہے

بات عمر بھر کی ہے

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

عمر بھی کی باتیں کب دو گھڑی میں ہوتی ہیں

درد کے سمندر میں

ان گنت جزیرے ہیں، بے شمار موتی ہیں

کامل سے ستارہ

آنکھ کے دریچے میں تم نے جو سجانا تھا

بات اس دے کی ہے

بات اس گلے کی ہے

جو لہو کی خلوت میں چور بن کے آتا ہے

لفظ کی فصیلوں پر ٹوٹ ٹوٹ جاتا ہے

زندگی سے لمبی ہے، بات رت جگے کی ہے

visit for more novels:

www.urduovelbank.com

راستے میں کیسے ہو

باتِ تخلیے کی ہے

تخلیے کی باتوں میں گفتگو اضافی ہے

پیار کرنے والوں کو اک نگاہ کافی ہے

ہو سکے تو سن جاؤ، ایک دن اکیلے میں

تم سے کیا کہیں جاناں! اس قدر جھمیے میں

امجد اسلام امجد

!میرے پیارے برادر یہ کتنا شدید درد دے گئے ہمیں"

بوڑھے ماں باپ کیسے سہ پائیں گئے "زلزل درد کورات سے سینے سے لگائے اکیلے

visit for more novels.

www.urdu-novelbank.com

ہی شکستہ تھی -

کچھ ہی دیر میں ابراہیم صاحب آچکے تھے - زلزل نے تحمل سے ساری رُداد سنا

ڈالی -

"ابراہیم صاحب" پر تمھاری ماں کا کیا ہو گا یہ سوچا ہے

زمل : بابا اگر سوچتا تو یوں اندھیری رات میں چھوڑ کر کبھی نہ جاتا۔ ابراہیم صاحب
سر ہلا کر تصحیح کی۔

صبح تمھاری والدہ گھر آجائیں گی۔ پریشان نہ ہو میری بچی نصیب کا لکھا کوئی نہیں
! جھٹلا سکتا

اب یہی حقیقت ہے اور ہمیں ماننی ہے جب تک وہ ہدایت نہ پالے۔

visit for more novels:

رات کے سیاہ اندھیرے سورج کی روشنی میں گم ہو چکے تھے، ٹھیک اسی طرح کامل
 بھی تو ستارہ میں گم ہو چکا تھا۔ اسے کبھی نہیں لوٹنا تھا وہ رخت سفر ہی کچھ اس
 طرح سے باندھ گیا تھا۔ مانا کہ اپنے اپنی ذات پے برتر ہوتے ہیں مگر کچھ لوگوں کے
 لیے،

صرف ان لوگوں کے لیے جو اپنوں کی محبت میں جیتے ہیں پر جہاں محبت ہی نہ
! رہے وہاں

کسی کو باندھا نہیں جاتا اور جہاں اپنی ذات ہی سے محبت ہو جائے، خود پسندی تمام
رشتوں پر حاوی ہو جائے وہاں رستے بدل جاتے ہیں۔

"امی آپی اور بے بی نہیں آئے آپکے ساتھ؟"

زل نے گھر میں اکیلی فاریہ کو داخل ہوتے دیکھ سوال داغا تو فاریہ نے مسکراتے

visit for more novels:

ہوئے کہا: بے بی کے بڑے دادا اور چھوٹے دادا سمیت پوری فیملی بہت خوش
تھے وہ سب باخوشی انہیں گھر لے گئے ہیں، اسد مجھے گھر چھوڑ گیا ہے۔ فاریہ بیگم

اب ٹی وی لاؤنچ میں پڑے صوفے پر مسند سنبھال گئی تھیں۔

"تم فکر نہ کرو کل ہم کامل کو اور تمہیں لے چلیں گے۔"

زمل والدہ کی بات سن کر ہڑبڑا سی گئی تھی۔

زمل : ماما وووه کلک کلک

فارہ بیگم : زل بجے کیا ہوا؟ ناراض ہو گیا کیا پھر سے ؟

سامنے زینے سے اتر کر آتے ابراہیم صاحب نے فاریہ بیگم کی طرف دیکھا اور

مخاطب ہوئے : فاریہ بیگم گھونسلے میں سے جو پرندہ ایک بار اڑان بھرتا گر جائے وہ

دوبارہ گھونسے میں نہیں آتا ٹھیک اسی طرح اب ہمارا بیٹا اڑان بھر گیا ہے۔ اور وہ

!اپنی زندگی اپنے دھنگ سے جینا چاہتا ہے

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com Page 131
E-mail pdfnovelbank@gmail.com WhatsApp [03061756508](https://wa.me/03061756508)

پہلے پہل تو گمشدہ تھا مگر اب تو دل کو دلا سے نہیں تھے۔ سہارے ہی نہیں تھے
کیونکہ وہ خود گیا تھا وہ خود تپتی راہوں پے چل نکلا تھا جو راستہ اس نے خود کے
لیے چٹا وہاں قدم قدم پے خاردار جھاڑ تھی۔ صد ہائے افسوس کامل ابراہیم تم
گھائے کا سودا کر بیٹھے۔

تم نہیں جانتے تمہاری روتی بلکتی ماں کتنی بے بس ہو گئی اور وہ باپ جو اسے نگر نگر
ڈھونڈھتا رہا وہ جو رک سا گیا تھا۔

!اب کیسا ڈھونڈھنا

!کہاں کی آس

کامل سے ستارہ

لجہ پہچانتے نہیں اور

شناسائی کی بات کرتے ہو

دل تک پہنچے نہیں اور

روح رسائی کی بات کرتے ہو

تم نے جانا فقط غرض کو

www.urduovelbank.com

بے غرض آشنائی می کی بات کرتے ہو

زمانے کی چال جیسا بنے

اور زمانے سے جدائی می کی بات کرتے ہو

فقط یہی نہیں بہت دکھ دی ئی ہے مجھے

اور تعبیر دست مسیحائی کی بات کرتے ہو

(تعبیر خٹک)

ماں اس بیٹے کے لیے بے جان سی پڑی تھی جو اپنی دنیا میں مچو ہو چکا تھا۔

نیم وا آنکھوں سے کامل کو ڈھونڈتی ماں کا سلگھتا قلب اب بند ہونے کو تھا اور وہ

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

اپنی دنیا میں لگن تھا۔

بہت بد قسمت تھا کامل ابراہیم جو ماں کو موت سے ملوا گیا وہ جا چکی تھی۔

ڈاکٹر اختر شجاع کے الفاظ نے ان سب پے پہاڑ توڑ دیا تھا "یہ ہم میں نہیں ہیں

"اب

شجاع اپ کیا کہہ رہے ہیں یہ ابھی بول رہی تھی، ہم سے بات کر رہی تھی۔ ابراہیم صاحب بسمل سے ہو کر بولے تو اختر شجاع نے کندھا تھپکتے ہوئے دلاسہ دیا تھا تجھے مضبوط ہونا ہے میرے یار بچیوں کے لیے ماں جی کے لیے اپنے لیے:-

ایک آہ و بکاء تھی چار سو روتی بلکتی بیٹیاں اور چار سو بین کرتی دیواریں

!بوڑھی ماں کو بیٹی کا غم آن پڑا اور ابراہیم صاحب وہ! ہاں انکو تو مضبوط ہونا تھا نا کیونکہ مرد روتے نہیں پر ایک باپ تھے وہ-----

visit for more novels:

کتنے ہی آنسو دل جبر گئے تھے بیٹے کی جدائی پے اور اس پے بیوی کی اچانک موت

یہ سب کسی ناگہانی سے کم تو نہ تھا۔ بہت سخت وقت آن پڑتا ہے جب جدائی جان لیوا ہو تو۔

کامل سے ستارہ **NOVEL BANK** از قلم اسماء طیب فرقت

رمل کو آتے دیکھ زل تڑپتی ہوئی بہن کے گلے لگی تھی۔ اتنے میں پاس ہی بیٹھی
ایک فربہ عورت بولی جو انکی ہمسائی تھی بیٹا بھائی کو کہو ماں سے مل لے پھر
ساری عمر چہرا نہیں دیکھ پائے گا۔

ہائے کیا دہائی دیتیں وہ بہنیں کہ بھائی کا غم ہی سہ نہ پائی ہماری ماں۔
انٹی وہ مل نہیں رہا یہ غم ہی تو آن پڑا تھا "زل نے ڈھکی چھپی بات کی تھی اب"
کیا کہتی کہ بھائی ان خواجہ سراؤں کی دنیا میں لوٹ گیا ہے جو یہ کہہ گیا ہے کہ میں
کامل نہیں ستارہ ہوں۔
visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

!وہ ستارہ جسکی ماں مر چکی تھی اور وہ رقص میں لگن

!خدارا اپنے بیٹوں کی حفاظت کریں انھیں بچالیں اس درنگی سے اس نقصان سے
تاکہ کوئی بیٹا ستارہ نہ بنے اور کوئی ماں باپ نہ مریں۔

کامل سے ستارہ

ختم شد

www.urduovelbank.com

جوائن ناول بینک فیس بک گروپ

www.facebook.com/groups/NovelBank

انسٹاگرام پر ناول بینک کو فالو کریں

www.instagram.com/pdfnovelbank

visit for more novels:

www.urduNovelbank.com

بہترین اور اچھی اردو سٹوریز پڑھنے کے لئے یہ یوٹیوب چینل سسکرائب کریں۔

<https://youtube.com/c/OnlineUrduNovel>